Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through

Whatsapp +92-348-8709449.

www.urdupalace.com

جادوگر

ملک این اے کاوش۔سلانوالی سرگودھا

اچانک قبرستان میں گولی چلنے کی آواز گونجی تو قبرستان کی سکوت زدہ فضا میں تہلکہ برپا ہوگیا اور ایک بھیانک چہرے والا شخص سہم گیا اور پھر اس کے ہاتھ سے لاش پھسل کر نیچے گری تو......

کہتے ہیں کہ کالا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے اور اس حقیقت کا پتہ تو کہانی پڑھ کر ہی چلے گا

قبرستان کے گھپ اندھیرے میں کوئی بھی چیز واضح دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ باوجود اس کے اس کی گول گول آنکھیں ڈیلوں کے اندر ادھر ادھر سرعت سے حرکت کر رہی تھیں۔ اس کی متلاشی آنکھیں نہ جانے کیا ڈھونڈ رہی تھیں تب ہی اس کی متلاشی نگاہیں ایک جگہ تھم گئیں وہ ایک تازہ قبر تھی، جس کی مٹی نرم و گداز مٹی سے ابھی تک بساند اڑ رہی تھی اس قبر کی مٹی پر پھول کی پتیاں ابھی تک بکھری پڑی تھیں گلاب کی پتیاں ابھی تک مرجھائی تو نہیں تھیں لیکن سوکھنا شروع ہو گئی تھیں۔

اس کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ جلوہ گر ہو چکی تھی اس کی سیب کی سی گول آنکھیں پہلے سے زیادہ روشن ہو چکی تھیں دیئے کی مانند دہکتی وہ آنکھیں مزید چمکنے لگیں۔ اس کے پیچھے کی طرف مڑے ہوئے پیر اس قبر کی طرف بڑھنے لگے۔ جلد ہی وہ اس قبر کے پاس پہنچ گیا عین اسی

www.urdupalace.com

وقت جب وہ قبر کے بالکل قریب پہنچا دور فلک پر بادلوں کی اوٹ سے چندہ ماموں نے سر نکالا اور جیسے ہر طرف نور ہی نور پھیل گیا چاند کی چاندنی اس کے چہرے پر پڑی تو اس کے بھیانک نین نقش دکھائی دیئے۔ اس کے بالوں میں صدیوں کی میل کچیل مجتمع تھیں اس کے چہرے کا گوشت لڑھکا ہوا تھا یوں لگ رہا تھا جیسے گل سڑ کر لٹکا ہوا ہو۔ اس کے چہرے پر ان گنت آبلے ابلے ہوئے تھے یہی نہیں اس کے ہاتھوں کا حال بھی کچھ کم نہ تھا۔ اس نے گہرے سرمئی رنگ کا سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا لیکن اس کی دگرگوں حالت اس بات کا اعلان کر رہی تھی کہ اس کا ہاتھ جھلسایا گیا ہے یا پھر کسی موذی بیماری نے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔

اس نے ایک حیثانہ نگاہ ایک شریر بادل کی اوٹ میں ہوتے چاند پر ڈالی اور مسکرایا مسکراہٹ کیا تھی ایک اور بھیانک منظر تھا اس نے پیلے زنگ آلود دانت چاند کی روشنی میں چمکے اور پھر چاند کی چاندنی یک لخت غائب ہوگئی۔ دوسرے ہی لمحے اس نے دونوں ہاتھوں سے قبر کی مٹی کو ہٹانا شروع کر دیا جلد ہی نرم مٹی ادھر ادھر بکھر گئی اور اس کے سامنے تختے آ گئے۔

ایک بار پھر چاند نے بادل کی اوٹ سے سر نکال کر جھانکا۔ اس بدہیبت شخص نے ایک ساتھ دو تختے ہٹائے۔ پھر سجدے کی حالت میں لیٹ کر اس نے اپنا داہنا ہاتھ قبر کے اندر ڈالا اور ادھر ادھر ٹٹو لنے لگا۔ جلد ہی اس کے ہاتھوں کی حرکت رکی اور دوسرے ہی لمحے اس نے قبر کے اندر رکھی لاش کو باہر نکالا، لاش کو اس نے کفن کے درمیان سے جکڑ رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ اس کے ہاتھوں میں پنڈولم کی مانند جھولنے لگی وہ ایک ناقابل یقین و ناقابل فراموش منظر تھا۔

اس نے زور سے قبر کی مٹی پر لاش کو پھینکا پھر جھک کر اس نے دونوں ہاتھوں سے کفن کو پرزے پرزے کر دیا جلد ہی کفن میں لپٹی ہوئی لاش اس کے سامنے تھی وہ لاش ایک نوجوان دوشیزہ کی تھی جس کے چہرے پر موت کا کوئی خوف نہ تھا۔ نہ ہی موت کی اذیت کے باعث اس کی پیشانی پر سلوٹیں عیاں تھی اس دوشیزہ کا انگ انگ نکھرا ہوا تھا اس کے شریر کے نشیب و فراز حتیٰ کہ ایک ایک عضو اس کے سامنے تھا اس نے اس دوشیزہ کے کفن کی قید سے آزاد جسم کو دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا۔

عین اس وقت جب وہ اس کا لاشہ اٹھا کر چلنے لگا تھا تو فضا میں گولی چلنے کی سماعت شکن آواز گونجی جس نے قبرستان کی سکوت زدہ فضاء میں تہلکہ برپا کر دیا۔ وہ بھیانک چہرے والا شخص سہم سا گیا لاش اس کے ہاتھوں سے پھسل کر زمین پر جا گری۔ اس نے خود کو سنبھالا اور مڑ کر اس طرف دیکھا جس طرف سے گولی چلی تھی۔

”خبردار۔“ ایک مردانہ آواز نے اس کی سماعت پر دستک دی۔ ”ہلنے کی کوشش کی تو بھیجا اڑا ڈالوں گا۔“

☆......☆......☆

ایس ایچ او منگل پانڈے کو شروع سے ہی برائی سے کافی کدورت تھی۔ تھا تو وہ ہندو مذہب کا مگر مسلمانوں کے حق میں بہت بہتر تھا۔ جس علاقے میں اس کی پوسٹنگ ہوتی اس علاقے کے لوگ سکھ کا سانس لیتے۔ منگل پانڈے امن و سکون کا متمنی تھا۔ کتنی ہی ہندو شر پسند تنظیموں کو اس نے ناکوں چنے چبانے پر مجبور کیا تھا۔

ایس ایچ او منگل پانڈے کا اس علاقے میں ٹرانسفر ہوئے دو ماہ ہو گئے تھے ان دو ماہ کے اندر سات نوجوان لڑکیوں کا اغوا ہو چکا تھا منگل پانڈے کی زندگی میں اس سے قبل کوئی ایسا موقع نہ آیا تھا کہ جب کوئی معاملہ اتنی طول پکڑ سکے اس کے گیارہ سالہ کیریئر کا یہ پہلا کیس تھا جس نے الٹا اسے ناکوں چنے چبانے پر مجبور کر دیا تھا۔

ایس ایچ او منگل پانڈے نے ہر حربہ آزما کر دیکھا تھا لیکن مجرم اتنا شاطر تھا کہ کوئی سراغ تک نہ چھوڑتا تھا منگل پانڈے کی راتوں کی نیند اور دن کا چین غارت ہو کر رہ گیا تھا۔ رات کے سوا گیارہ بجے کا وقت ہوگا ایس ایچ او منگل پانڈے اپنے ڈرائیور اور دو مسلح جوانوں کے ساتھ گشت کرتا ہوا قبرستان کے قریب سے گزر رہا تھا کہ گاڑی ہچکولے لے کر یکدم بند ہو گئی عین اس وقت جب

www.urdupalace.com

ڈرائیور دوبارہ گاڑی کو اسٹارٹ کرنے لگا تھا۔ اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر براجمان ایس ایچ او منگل پانڈے کی نگاہ قبرستان کے اندر گھومتے ایک سائے پر پڑی۔ اچانک چاند کی چاندنی میں اس انسان کا دکھائی دینے والا ہیولہ اسے کچھ عجیب سا لگا تو اس نے ڈرائیور کو گاڑی اسٹارٹ کرنے سے منع کر دیا ایس ایچ او منگل پانڈے سرعت سے گاڑی سے باہر نکلا اس کے نکلنے کی دیر تھی کہ مسلح جوان بھی باہر نکل آئے۔

''گاڑی مت اسٹارٹ کرنا۔'' ایس ایچ او منگل پانڈے کے تحکمانہ لہجے میں ڈرائیور کو مخاطب کیا۔ ''نہ ہی اس کی لائٹس آن کرنا تم گاڑی میں ہی بیٹھو اور تم (نوجوان کی طرف رخ کر کے) میرے ساتھ آؤ جلدی۔''

''کیا ہوا سر خیریت تو ہے ناں......؟'' ایک نوجوان نے سرگوشیانہ انداز میں اسے مخاطب کیا۔

''میں نے ابھی قبرستان کے اندر کسی کو گھومتے دیکھا ہے۔'' ایس ایچ او منگل پانڈے بولا۔ ''نجانے کیوں میرا دل کہہ رہا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے یہ مسلمان کا قبرستان ہے اور مجھے اتنا تو معلوم ہے کہ ان کے گورکن یوں ساری قبرستان کے اندر چہل قدمی نہیں کرتے۔ بے شک وہ قبرستان میں رہتے ہوں مگر قبرستان کا پر ہول سناٹا بڑے سے بڑے طاقتور انسان کا کلیجہ ہلا کر رکھ دیتا ہے۔''

ڈرائیور کو گاڑی میں بیٹھا کر منگل پانڈے سمیت مسلح جوان دیوار پھلانگ کر قبرستان میں آئے تب ہی انہوں نے اس پر ہیبت شکل والے انسان کے ہاتھوں میں کوئی چیز دیکھی بغور دیکھنے پر ان کے حواس باختہ رہ گئے اس شخص کے ہاتھوں میں ایک برہنہ لاش تھی منگل پانڈے نے پستول والا ہاتھ اوپر کر کے ایک خالی فائر کیا کہ اس شخص کے ہاتھوں سے لاش زمین جا گری۔ زمین پر لاش گرنے کی وجہ سے حقیقت آشکار ہوئی کہ وہ لاش کسی جوان لڑکی کی تھی اس شخص نے جب مڑ کر ان کی طرف دیکھا تو ان سب کی رگوں میں دوڑتا لہو منجمد ہونے لگا۔

''ہلنے کی کوشش کی تو بھیجا اڑا ڈالوں گا۔'' ایس ایچ او منگل پانڈے نے پسٹل کی نال اس کی طرف کرتے ہوئے کہا تو مسلح جوانوں نے بھی اس پر گنیں تان لیں۔ ''اپنے ہاتھ اوپر کر لو اور گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ جاؤ اگر کسی بھی قسم کی چالاکی دکھانے کی سعی کی تو تیرے شریر میں اتنے چھید کر دوں گا کہ تو بھول جائے گا کہ کھانا کہاں سے ہے اور نکالنا کہاں سے ہے؟''

بدشکل انسان جو فائر کی آواز سن کر سہم سا گیا تھا۔ اس نے فوراً اپنے منتشر ہوتے حواس کو قابو میں کیا اور کھا جانے والی آنکھوں سے سب کو گھورا پھر اس نے زمین پر گری برہنہ دوشیزہ کی لاش کو دیکھا ایس ایچ او منگل پانڈے اس وقت سکتے کی حالت میں رہ گیا جب اس نے دیکھا کہ اس انسان نے اس کی بات کو پس پشت ڈال کر جھک کر اس دوشیزہ کی لاش کو اٹھانا چاہا۔

''ابے او سالے زندگی پیاری نہیں ہے کیا؟'' منگل پانڈے غصے سے پیچ و تاب کھا کر بولا۔

اتنا کہہ کر منگل پانڈے نے اس کی طرف قدم بڑھائے تو اس کی دیکھا دیکھی اس کے مسلح جوان بھی آگے بڑھے۔ تب تک وہ لاش کو ایک بار پھر ہاتھوں کی جھولی میں اٹھا کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ''لاش کو نیچے رکھ دو ورنہ تیری تکہ بوٹی ایک کر کے رکھ دوں گا آخری بار تجھے سمجھا رہا ہوں اگر حکم کی تعمیل نہ کی تو تیرا برا حشر ہوگا۔''

''باؤلے تو مورکھ ہے۔'' اس شخص نے اپنے بھدے پھیلے دانت نکالتے ہوئے کہا اور دوسرے ہی لمحے ان کے درمیان سے یوں غائب ہو گیا جیسے گدھے کے سر سے سینگ غائب ہوتے ہیں۔

اس منظر نے سب کو ورطہ حیرت میں مبتلا کر کے رکھ دیا تھا۔ ان کے سامنے ایک طرف کھودی گئی قبر اس بات کا نہ بولتا ثبوت تھا کہ انہوں نے جو کچھ بھی دیکھا تھا اس میں بے یقینی کی کوئی گنجائش باقی نہ تھی۔ ماورائی مخلوق سے متعلق سنی سنائی کہانیاں آج انہیں حقیقی معلوم پڑ رہی تھیں۔

''سر......'' ایک نوجوان کی خوف کی شدت کے باعث کانپتی ہوئی آواز نے ایس ایچ او منگل پانڈے کی سماعت پر دستک دی تو اس نے سوالیہ آنکھوں سے

www.urdupalace.com

اسے دیکھا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟" ایس ایچ او منگل پانڈے بولا۔ "چلو پتہ تو چلا کہ ان واقعات کے پیچھے کسی انسان کا ہاتھ نہیں۔ بھگوان کی سوگند اس گندی مخلوق کا خاتمہ میں ہی کروں گا۔"

"سر اب کیا کرنا ہے؟" دوسرے نوجوان نے پوچھا۔

"تم میں سے کوئی بھی میڈیا کے سامنے یا کسی کے سامنے بھی اس بارے میں کوئی بات نہ کرے۔" ایس ایچ او نے سب کو تحکمانہ انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا۔ "بات کا بتنگڑ بن جائے گا اسے ہماری ناکامی تصور کیا جائے گا اس قبر پر مٹی ڈال کر اسے بند کر دو۔"

سب جوانوں نے مل کر قبر دوبارہ بند کر دی اور اس راز کو وہیں دفنا کر وہ باہر نکلے۔ ڈرائیور کو انہوں نے یہی بتایا کہ وہ غلط فہمی کا شکار ہو گئے تھے۔

☆......☆......☆

شانتی نگر سے باہر بنی یہ حویلی آسیب زدہ حویلی کے نام سے جانی جاتی تھی۔ رات تو درکنار دن دیہاڑے بھی کوئی اس طرف نہیں جاتا تھا۔ شانتی نگر گاؤں کوئی چھوٹا سا گاؤں نہیں تھا بلکہ ایک شہر کی مانند تھا۔ آبادی پھیل چکی تھی اور اب تو دو ہزار سے زیادہ مکان بن چکے تھے۔

شانتی نگر کے باسیوں کا کہنا تھا کہ یہ حویلی ٹھاکر جابر سنگھ کے پتا مہندر سنگھ نے بنوائی تھی۔ ٹھاکر مہندر سنگھ ایک نہایت ہی احساس مند اور مخلص انسان تھا جبکہ اس کا بیٹا ٹھاکر جابر سنگھ اپنے نام کی طرح حد سے زیادہ جابر تھا۔ ٹھاکر مہندر سنگھ اپنے بیٹے کو کافی سمجھاتا کہ وہ سدھر جائے ٹھاکر جابر سنگھ کے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی تھی۔ باپ کی نصیحتوں سے تنگ آ کر ایک دن ٹھاکر جابر سنگھ نے باپ کو زہر دے کر مار دیا۔ سب کو معلوم ہونے کے باوجود کسی میں اتنی طاقت نہ تھی کہ کوئی اس کے خلاف زبان کھولتا۔

انہی دنوں ایک سادھو ٹھاکر جابر سنگھ کا مہمان بنا۔ سادھو کالے علم کا ماہر تھا۔ اس نے کچھ ایسی چیزیں اور کمالات دکھائے کہ ٹھاکر جابر سنگھ نے اس کی منت سماجت کر کے اس کی شاگردی شروع کر دی اور کالے علم پر دسترس حاصل کرنا شروع کر دی۔ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ وہ مزید خطرناک ہوتا چلا گیا۔ اس نے اپنے چند ملازموں کو پیسہ دینا شروع کر دیا اور ان کے ذریعے معصوم بچے اغوا کرنا شروع کر دیئے۔ حویلی کے تہہ خانے میں سادھو کے کہنے پر ایک دیو قامت بت رکھوایا گیا تھا۔ ان بچوں کو سادھو کے ساتھ مل کر ٹھاکر جابر سنگھ اس بت کے چرنوں میں بلی چڑھا دیتا تھا۔ کسی بھی ملازم کو تہہ خانے میں جانے کی اجازت نہ تھی غریب ملازم اس کے خوف اور پیسے کے لالچ میں آ کر بچے اغوا کر کے لاتے تھے۔

ٹھاکر جابر سنگھ کے ظلم کی انتہا کی خبریں جنگل میں آگ کی طرح پھیل رہی تھیں۔ پھر ایک دن شانتی نگر کے باسیوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ٹھاکر جابر سنگھ کو اس کے ظلم سمیت اس کی حویلی میں جلا دیا جائے ٹھاکر جابر سنگھ اس وقت تہہ خانے میں براجمان آلتی پالتی مارے آنکھیں بند کئے کوئی منتر آلاپ رہا تھا جب شانتی نگر کے باسی چپ چاپ اس کی حویلی کو گھیر چکے تھے ٹھاکر جابر سنگھ کا خاص ملازم موہن لال لوہے کے بڑے وزنی گیٹ میں بنے ایک چھوٹے سے چھید سے سارا منظر دیکھ رہا تھا۔

موہن لال گاؤں والوں کی نیت سمجھ چکا تھا اس کا دل بری طرح سے دھڑک رہا تھا ٹھاکر جابر سنگھ کے ہر برے اور ناجائز کام میں وہ اس کا مدومعاون تھا۔ ہر ملازم ٹھاکر جابر سنگھ کو چھوڑ چکا تھا لیکن سوائے موہن لال کے ٹھاکر جابر سنگھ کے پاس کوئی نہ بچا تھا۔ ٹھاکر جابر سنگھ تو انسانی خون و گوشت کا عادی ہو ہی چکا تھا اس نے موہن لال کو بھی عادی بنا دیا تھا جب نیا شکار حویلی میں آتا تو موہن لال تہہ خانے کے دروازے کے پاس چپک کر بیٹھ جاتا اور اس وقت تک نہ ہلتا جب تک اس کا حصہ اس تک نہ پہنچتا۔

موہن لال کو شانتی نگر کے باسیوں کی نیت میں فتور کا پتہ لگ چکا تھا وہ بنا پلکیں جھپکائے انہیں دیکھ رہا تھا اس کا ... تھا۔ شانتی نگر کے باسی

www.urdupalace.com

چھوٹے بڑے ڈرموں کو گدھا گاڑیوں پر لاد کر حویلی کے چاروں طرف پھیل رہے تھے۔ موہن لال کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے حویلی کی چاردیواری کی اونچائی کم وبیش تیس، چالیس فٹ تھی اس کی موٹائی زمین سے پانچ فٹ سے شروع ہوتی تھی اور اوپر آخر تک ایک فٹ تک جاتی تھی۔ حویلی کا کل احاطہ چار کنال تھا۔ یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں تھی کہ شانتی نگر والے کسی طور بھی حویلی کے اندر نہیں گھس سکتے تھے موہن لال گاؤں والوں کے اگلے ردعمل کا انتظار کرنے لگا۔

دوسری طرف گاؤں والوں نے غلیل ٹائپ ڈھانچے بنا کر انہیں گدھا گاڑیوں پر فٹ کیا تھا بڑے ٹینکوں سے پٹرول چھوٹے چھوٹے ٹینکوں میں بھر کر ان چھوٹے ٹینکوں کے منہ کھلے چھوڑ کر انہیں ان بڑی غلیلوں کے ذریعے حویلی کے اندر پھینکا جانے لگا۔ چھوٹے ٹینک قلابازیاں کھاتے ہوئے حویلی کے مختلف حصوں میں گرنے لگے جیسے جیسے قلابازیاں کھاتے ویسے ویسے پیٹرول ادھر ادھر نکل کر گرنے لگتا۔ حویلی کے اندر ہر طرف سے پیٹرول کی بساند آنے لگی۔

ادھر موہن لال کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ وہ سرپٹ تہہ خانے کی طرف دوڑا جہاں ٹھاکر جابر سنگھ دنیا ومافیا سے بے خبر دیوقامت بت کے سامنے دوزانوں براجمان پوجا پاٹ میں لگا ہوا تھا تہہ خانے کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ موہن لال نے دروازہ زور مور سے پیٹنا شروع کر دیا۔ ٹھاکر جابر سنگھ اپنی شولہ اگلتی آنکھوں کو کھولا اور اور دروازے کی طرف دیکھا۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا چانس تھا جب اس کے عمل میں دخل اندازی ہوئی تھی ملازموں میں سے کسی کو تہہ خانے کی طرف بھٹکنے کی اجازت تک نہ تھی اور اب ویسے بھی اکیلا موہن اس کے ساتھ ہوتا تھا۔

''غضب ہو گیا ٹھاکر صاحب۔'' اچانک موہن لال کی خوف میں ڈوبی تھرتھراتی آواز نے اس کی سماعت پر دستک دی۔

''ٹھاکر صاحب بھگوان کے لئے دروازہ کھولئے

گاؤں والوں نے دھاوا بول دیا ہے۔ پوری حویلی کو پیٹرول میں نہلا دیا گیا ہے کسی بھی وقت وہ حویلی کو نذر آتش کر سکتے ہیں۔''

موہن لال کی بات سن کر ٹھاکر جابر سنگھ کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے اٹک کر رہ گیا۔ اسے گاؤں والوں سے اس سب کی کسی طور امید نہ تھی۔ وہ یہی سمجھتا کہ گاؤں والے اس کے خوف سے ڈرتے ہیں لیکن اس کی خام خیالی ثابت ہوئی۔ ٹھاکر جابر سنگھ نے ترحم آمیز نگاہوں سے بت کی طرف دیکھا۔

دوسری طرف موہن لال نے ایک بار پھر باہر کی طرف دوڑ لگا دی تھی تاکہ حالات وواقعات کا جائزہ لے سکے۔ حویلی کے اندر جیسے پیٹرول کا سیلاب امڈ آیا تھا۔ پیٹرول راہداریوں سے کمروں تک بہہ آیا تھا گاؤں والوں نے ایک موٹے ڈنڈے پر اچھی طرح کپڑا لپیٹ کر اسے نذر آتش کیا۔ جب آگ خوب بھڑک اٹھی تو اسے بھی حویلی میں پھینک دیا گیا اس کپڑے لگے ڈنڈے کے اندر گرنے کی دیر تھی کہ پوری حویلی آگ کی لپیٹ میں آ گئی آگ کے شعلے آسمانوں سے باتیں کرنے لگے۔ موہن لال جو حویلی کا جائزہ لینے کے لئے آیا تھا آگ نے اسے فوراً جکڑ لیا۔

موہن لال کی سماعت شکن چیخوں سے حویلی گونج اٹھی۔ موہن لال کی چیخیں سن کر گاؤں والوں نے خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے نعرے لگانے شروع کر دیئے فضا میں جہاں چارسو پیٹرول کی بساند پھیلی ہوئی تھی وہیں گوشت کے سڑنے کی بدبو بھی شامل ہو گئی ٹھاکر جابر سنگھ سرعت سے آگے بڑھا اور اپنے ہاتھوں میں تھاما کپڑا موہن لال پر ڈال دیا آگ بجھنے کی بجائے مزید بھڑک اٹھی اور خود ٹھاکر جابر سنگھ بھی بری طرح سے جھلس گیا۔ ٹھاکر جابر سنگھ منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھ کر پھونک ماری تو حویلی کے اندر لگی آگ یک لخت بجھ گئی آگ تو بجھ گئی لیکن وہ اپنا باقیات چھوڑ گئی پوری حویلی کالے رنگ میں بدل گئی آگ کے شعلوں کی جگہ اب دھوئیں کے بادل اٹھنے لگے تھے موہن لال زندگی اور موت کے

www.urdupalace.com

درمیان پنڈولم کی طرح لٹک کر رہ گیا تھا۔

"ٹھاکر صاحب......گاؤں والوں نے۔" موہن لال نے بمشکل اتنا ہی کہا تو ٹھاکر جابر سنگھ نے اسے ٹوکا۔

"چنتا مت کرو موہن لال یہ گاؤں والے نہیں جانتے کہ انہوں نے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال دیا ہے شیر کی کچھار میں ہاتھ ڈالنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لیکن انہوں نے آج ہر حد پار کر دی ہے تمہیں کچھ نہیں ہوگا تم میرے وفادار ملازم ہو تمہیں موت بھی نہیں چھو پائے گی۔"

اتنا کہہ کر ٹھاکر موہن لال نے منہ ہی منہ میں اوٹ پٹانگ پڑھ کر اس پر پھونک ماری تو موہن لال پہلے کی طرح چنگا بھلا ہو گیا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ یہ سب حقیقت ہے وہ ٹھاکر جابر سنگھ کے قدموں میں گر گیا۔

"میں آپ کا احسان زندگی بھر نہیں چکتا کر پاؤں گا۔" ٹھاکر جابر سنگھ کے قدموں میں گر کر موہن لال بولا۔

گاؤں والوں نے اتنے پر اکتفا نہیں کیا تھا بلکہ سب نے مل کر وزنی لکڑیوں کے وار کر کے گیٹ کو کھولنا شروع کر دیا۔ ٹھاکر جابر سنگھ موہن لال دونوں نے حیرت سے گیٹ کی طرف دیکھا ٹھاکر جابر سنگھ غصے سے لال پیلا ہو گیا اس نے منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھا اور گیٹ کی طرف پھونک ماری اور دوسری طرف گاؤں والے تقریباً دوڑتے ہوئے گیٹ کی طرف لپک رہے تھے عین اسی وقت ایک لخت گیٹ کس گیا اور دہکتی آگ کا ایک بڑا گولہ آنے والے دیہاتیوں کی طرف بڑھ گئی پھر چند دیہاتی ادھر ادھر دوڑے جبکہ آدھے سے زیادہ پلک جھپکتے میں جل کر بھسم ہو گئے اور گیٹ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

یوں شانتی نگر کے باسیوں کے کان کھڑے ہو گئے اور دوبارہ کسی نے حویلی کا رخ نہ کیا۔ گاؤں والوں کی نظروں میں ٹھاکر جابر سنگھ اور موہن لال دونوں جل کر خاکستر ہو گئے تھے حویلی کو آتماؤں کی آماجگاہ قرار دے دیا گیا تھا۔

☆......☆......☆

موہن لال اس وقت حویلی کے کشادہ صحن میں پڑا خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا جب ٹھاکر جابر سنگھ ایک برہنہ لڑکی کو ہاتھوں میں اٹھائے حاضر ہوا۔ ٹھاکر جابر سنگھ نے دائیں پاؤں کی زوردار ٹھوکر اوندھے منہ لیٹے موہن لال کی پسلیوں میں رسید کی تو وہ کلبلا کر اٹھ بیٹا۔ ٹھاکر جابر سنگھ کے ہاتھوں میں لاش دیکھ کر موہن لال کی بھی رال ٹپکنے پڑی تھی۔

"آج اسی پر گزارہ کرنا پڑے گا۔" ٹھاکر جابر سنگھ نے لاش موہن لال کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا۔

"حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں چل اٹھ اور اسے ٹرے میں سجا کر لا تب تک میں شراب پیتا ہوں۔"

حکم دیتا ٹھاکر جابر سنگھ اندر چلا گیا جبکہ موہن لال لاش کو دونوں ہاتھوں میں اٹھائے کچن کی طرف چل پڑا۔

☆......☆......☆

ایس ایچ او منگل پانڈے کا سوچ سوچ کر دماغ گھوم رہا تھا کہ وہ اس خطرناک مجرم کا کیسے قلع قمع کرے۔ اسے ابھی تک یقین نہیں ہو رہا تھا کہ اس نے جو کچھ دیکھا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہوگا۔ آدھی سے زیادہ شراب کی بوتل وہ پی چکا تھا تاکہ اپنے دماغ کو ٹھنڈا کر کے وہ اس مسئلے کا کوئی اوپائے نکالے مگر بے سود تھی اس کے ذہن میں رحیم کا نام گونجا۔

رحیم اس کا لنگوٹیا یار تھا۔ بے شک ان دونوں کے درمیان مذاہب کا تضاد تھا لیکن یہ تضاد کبھی ان کی دوستی کے آڑے نہ آیا تھا۔ رحیم ایک نیک سیرت اور خوش اخلاق لڑکا تھا۔ بنا کچھ سوچے سمجھے ایس ایچ او منگل پانڈے نے رحیم کا نمبر ملایا رحیم ممبئی میں اپنا بزنس کرتا تھا منگل پانڈے کی رات کے پچھلے پہر کال دیکھ کر اسے حیرت ہوئی۔

"السلام وعلیکم۔" رحیم نے کال یس کر کے کہا۔

"سوچ رہا ہوگا کہ اتنے دنوں بعد میں نے تجھے رات کے اس پہر فون کیوں کیا ہے؟" منگل پانڈے نے سلام کا جواب دیئے بغیر کہا اور پھر ساری صورت حال سے اسے آگاہ کر دیا رحیم نے اسے دوسرے دن ملنے کو کہا۔

www.urdupalace.com

منگل پانڈے خود رحیم سے ملنے گیا رحیم اسے لے کر خواجہ معین الدین چشتیؒ کے دربار پر لے گیا اور اس کی ملاقات منتظم اعلیٰ سے کروائی۔ ان کا نام عبداللہ تھا۔ صوفی انسان تھے۔ سفید ریش نے ان کے چہرے کے نور کو مزید اجاگر کر رکھا تھا۔ منگل پانڈے ان سے کافی متاثر ہوا اور انہیں اول تا آخر ساری روداد سنائی جسے سننے کے بعد وہ بولے۔

"اس سے قبل وہ غیر مسلموں کو اپنا شکار بناتا رہا ہے۔ لیکن آج اس نے ایک مسلمان عورت کی میت کی بے حرمتی کی ہے تم فکر مت کرو میرے ساتھ چلو اور اسے ہتھکڑی لگالو۔"

"مگر یہ کیسے ممکن ہے وہ بہت شکتی شالی ہے؟" ایس ایچ او منگل پانڈے حیرت سے بولا۔

"سب سے زیادہ طاقتور خالق کائنات ہے اور اس کے پاک کلام کے سامنے ہر چیز بے بس ہے۔" بزرگ عبداللہ بولے۔

"اب تم دونوں آنکھیں بند کرلو کیونکہ ہمیں ان دو خبیثوں کا خاتمہ کرنا ہے۔"

بزرگ عبداللہ کے کہنے پر منگل پانڈے اور رحیم نے آنکھیں بند کیں۔ انہیں یوں لگا جیسے انہیں زبردست جھٹکا لگا اور پھر انہیں لگا کہ جیسے ان کے جسم فضاء میں اڑ رہے ہیں تب ہی انہیں دوبارہ بزرگ عبداللہ کی دوبارہ آواز آئی اور انہوں نے ان دونوں کو آنکھیں کھولنے کا حکم دیا آنکھیں کھولتے ہی انہوں نے عجیب منظر دیکھا۔ ان کے سامنے ایک وسیع وعریض رقبے پر پھیلی اونچی چاردیواری تھی جس کی حالت دیکھ کر اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ اسے کسی دور میں نذر آتش کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔

بزرگ عبداللہ نے ان دونوں کو وہیں رکنے کا حکم دیا اور خود حویلی کی طرف چل پڑے۔ انہوں نے منہ ہی منہ میں قرآنی آیت پڑھ کر پھونک ماری تو عرصہ دراز سے بند وزنی گیٹ پرزہ پرزہ ہوکر زمین پر جا گرا۔ موہن لال اور ٹھاکر جابر سنگھ اس سب سے بے خبر گھوڑے بیچ کر سو رہے تھے۔ موہن لال ٹھاکر جابر سنگھ کے کمرہ خاص کے باہر اوندھے منہ لیٹا ہوا تھا کمرے کا دروازہ بند تھا مگر چٹخنی نہیں لگی ہوئی تھی بزرگ عبداللہ موہن لال کو نفرت سے دیکھتا ہوا دروازے کی طرف بڑھے اور ایک زوردار لات مار کر انہوں نے دروازے کے پٹ کھولے۔

اس افتاد پر موہن لال سمیت ٹھاکر جابر سنگھ بھی ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ دونوں نورانی چہرے والے باریش بزرگ کو دیکھ کر حیرت کے سمندر میں غوطہ طن ہوکر رہ گئے دونوں حیرت سے بزرگ عبداللہ کو تک رہے تھے کہ وہ اندر کیسے آ گیا تھا۔

"تمہارا وقت اجل آن پہنچا ہے۔" بزرگ عبداللہ نے ٹھاکر جابر سنگھ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف دوڑتا ہے۔" ٹھاکر جابر سنگھ بولا۔ "وقت اجل میرا نہیں تمہارا آیا ہے تمہیں موت یہاں کھینچ کے لائی ہے اچھا ہی ہوا آج بھاگ دوڑ نہیں کرنی پڑے گی۔"

اتنا کہہ کر ٹھاکر جابر سنگھ نے منہ ہی منہ میں اوٹ پٹانگ پڑھ کر بزرگ عبداللہ کی طرف پھونک ماری تو ایک ساتھ درجنوں سانپ اڑتے ہوئے بزرگ عبداللہ کی طرف بڑھے۔ بزرگ عبداللہ نے اونچی آواز میں سورۃ یٰسین پڑھنی شروع کردی۔ ٹھاکر جابر سنگھ نے ایک ساتھ کتنے ہی وار کیے مگر اس کا کوئی بھی وار بزرگ عبداللہ کا بال تک بیکا نہ کرپایا۔ جیسے جیسے سورۃ یٰسین مکمل ہورہی تھی ٹھاکر جابر سنگھ کے چہرے کے تاثرات بدلنا شروع ہوگئے حتیٰ کہ ٹھاکر جابر سنگھ کی حالت دیدنی ہوگئی اس کی ترحم آمیز حالت دیکھ کر موہن لال کے ہاتھوں کے چھکے چھوٹ گئے۔

سورۃ یٰسین مکمل پڑھ کر بزرگ عبداللہ نے ٹھاکر جابر سنگھ کی طرف منہ کرکے تسبیح پر پھونک ماری اور تسبیح اس کی طرف اچھال دی۔ تسبیح سیدھی جاکر ٹھاکر جابر سنگھ کے گلے میں پھندے کی طرح پھنس گئی ٹھاکر جابر سنگھ کی فلک شگاف چیخوں سے حویلی گونج اٹھی۔

کتنی ہی دیر تک چیخنے کے بعد ٹھاکر جابر سنگھ گر کر بے ہوش ہوگیا بزرگ عبداللہ نے آگے بڑھ کر اس

www.urdupalace.com

کے گلے سے تسبیح نکالی اور اسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹنا شروع کر دیا موہن لال خوف کی شدت کے باعث بری طرح سے کانپ رہا تھا۔

''اسے گھسیٹ کر باہر لاؤ۔'' بزرگ عبداللہ نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو موہن لال نے جھٹ سے بے ہوش ٹھاکر جابر سنگھ کو بالوں سے پکڑا اور گھسیٹتا ہوا باہر لے آیا۔

ایس ایچ او منگل پانڈے اور رحیم دونوں حیرت سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔

''اس کی شیطانی طاقتیں ختم ہو گئی ہیں۔'' بزرگ عبداللہ نے ان کے قریب پہنچ کر کہا۔ ''یہ دونوں اب صرف آدم خور ہیں انہیں کسی طور بھی رہائی مت دلوانا۔''

ایس ایچ او منگل پانڈے نے تشکر آمیز نگاہوں سے بزرگ عبداللہ کو دیکھا۔ پھر بزرگ عبداللہ کے حکم پر دونوں نے آنکھیں بند کیں دوبارہ حکم پر آنکھیں کھولیں تو ایس ایچ او پانڈے نے خود کو اپنے تھانے میں پایا ٹھاکر جابر سنگھ اور موہن لال دونوں بے ہوشی کے عالم میں اس کے سامنے بے ہوش پڑے تھے۔

ایس ایچ او منگل پانڈے نے کھا جانے والی آنکھوں سے دونوں کو دیکھا۔ پھر اس نے اونچی آواز میں ایک پولیس کانسٹیبل کو بلایا دوسرے ہی لمحے کانسٹیبل اس کے سامنے موجود تھا۔ ایس ایچ او منگل پانڈے کے حکم پر ٹھاکر جابر سنگھ اور موہن لال کو گاڑی میں بے ہوشی کی حالت میں ڈال دیا گیا ایس ایچ او منگل پانڈے سمیت سب ایک ویران جگہ جا پہنچے کوئی کچھ نہیں جانتا تھا بس لکیر کے فقیر کی مانند سب حکم کے پابند تھے۔

ٹھاکر جابر سنگھ اور موہن لال کو ویرانے میں اتارا گیا۔ ان کے ہاتھ پیچھے کی طرف کر کے پیروں سے اس طرح کس کے باندھ دیئے گئے کہ وہ حرکت بھی نہ کر سکیں۔ اردگرد سے چھوٹی موٹی لکڑیاں اکٹھی کر کے ان کا ایک انبار لگا دیا گیا۔

ٹھاکر جابر سنگھ اور موہن لال کی سماعت شکن چیخیں ویرانے میں گونج رہی تھیں دونوں ایک دوسرے کو مدد کے لئے پکار رہے تھے لیکن آج دونوں کی حالت ایک جیسی تھی دور بہت دور ایس ایچ او منگل پانڈے خود گاڑی ڈرائیور کرتا ہوا لے کے جا رہا تھا آخری بار اس نے سائیڈ مرر میں دیکھا تھا کہ جابر سنگھ اور موہن لال پوری طرح سے آگ کی زد میں تھے رسیوں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے آگ نے ان دونوں کا کام تمام کر دیا تھا۔

ایس ایچ او منگل پانڈے نے جیب سے موبائل فون نکالا اور رحیم کا نمبر ملایا۔

''السلام علیکم۔'' دوسری طرف سے رحیم نے سلام کیا۔

''وعلیکم السلام۔'' زندگی میں پہلی بار منگل پانڈے نے رحیم کے سلام کا جواب دیا۔ ''کہاں ہو رحیم؟''

''میں اپنی ڈیوٹی پر ہوں کیا ہوا؟'' رحیم نے پوچھا۔

''کیا بزرگ عبداللہ صاحب سے میری ملاقات کروا سکتے ہو، میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔'' منگل پانڈے بولا تو رحیم سمیت اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر براجمان ڈرائیور نے حیرت سے اسے گھورا۔

''کیا تم مذاق تو نہیں کر رہے؟'' رحیم نے پوچھا۔

''تم تیار ہو جاؤ، میں آدھے گھنٹے تک تمہارے پاس پہنچنے والا ہوں۔'' منگل پانڈے بولا اور رابطہ منقطع ہو گیا۔

''مسلمانوں کا رب اور اس کا کلام سب سے طاقتور ہیں۔'' منگل پانڈے نے ڈرائیور کی حیرت میں اضافہ کیا۔

''جو کام برسوں سے کوئی نہیں کر پایا تھا ایک مسلمان نے پلک جھپکتے میں کر دیا۔ ایک شکتی شالی انسان کو پچھاڑ کر رکھ دیا اگر اس وقت تم بھی ہوتے تو تمہارا بھی فیصلہ یہی ہوتا۔''

اتنا کہہ کر منگل پانڈے نے گاڑی کی اسپیڈ مزید بڑھا دی، گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website fill up following form or contact us through

Whatsapp +92-348-8709449.

www.urdupalace.com